سید عابد حسین عابد، کراروی

تقلید واجتہاد

ایٹم شکن ہے آج بھی تقلید و اجتہاد   لرزاں ہے خوف و رعب سے دنیائے الحاد
شمشیر علم فقہ سے کاٹے سرِ عناد   مسجد کی درسگاہ بنی لشکر جہاد

صدر فقیہ قلعۂ فولاد بن گیا
طوسی حصیر علم کی بنیاد بن گیا

اب بھی کھلا ہوا ہے درِ علم و اجتہاد   بابِ قیاس پہ ہیں لگے قفل انسداد
دریائے علم میں نہیں ہوتا ہے انجماد   طوفان جہل میں نہ رکی کشتی سواد

بحر العلوم نہر دروس مفید بھی
ہے موجزن تفقہ خون شہید بھی

جرح و قروح حضرت یعقوب کی قسم   زخم جبیرہ دل ایوب کی قسم
احکام حل عقدہ معیوب کی قسم   خوں کے قصاص دیت مضروب کی قسم

دنیا و دیں کے جملہ مسائل وسیع ہیں
ابواب فقہ دیکھیے لکھے جمیع ہیں

تمباکو کو حرام کیا وہ فقیہ تھا   رشدی کو حکم قتل دیا وہ فقیہ تھا
اور دہریت کو کفر کہا وہ فقیہ تھا   عیسائیت سے ڈٹ کے لڑا وہ فقیہ تھا

غیبت میں گر فقیہوں کا ہوتا نہ انصرام
مٹ جاتا کائنات سے اسلام کا نظام

یہ ہیں ولی امر ولایت کی مہر ہے   تقلید واجتہاد پہ عصمت کی مہر ہے
آیات کردگار ہیں آیت کی مہر ہے   ہیں جملہ اختیار امامت کی مہر ہے

قرآن و اہلبیت کی تفسیر ہوگئی
منبر پہ جب فقیہ کی تقریر ہوگئی

شبہات آئینہ ہوئے کشف الظلام کے
دامن میں بھر لئے ہیں جواہر کلام کے

لیتے رہے ہیں کام قلم سے حسام کے
کرتے رہے جہاد رسالے امام کے

مقتل تمام علم کا میدان بن گیا
اک مدرسہ دمشق کا زندان بن گیا

ایراں ہے کربلائے حسینی سے اکتساب
زندہ مثال امام خمینیؒ کا انقلاب

خون شہید پاک سے لکھی گئی کتاب
ہے انقلاب باب طہارت کا ایک باب

ایران پاک ہوگیا اتنا لہو بہا
تخت نجس بہاوئیں طوفاں کے بہہ گیا

تاریخ اجتہاد نہایت قدیم ہے
مفتی حق و صدق خدائے علیم ہے

عہد فقیہ عہد رسول کریم ہے
گلشن میں ہر امام کے اس کی شمیم ہے

مسجد کو صادقین نے حوزہ بنا دیا
فقہ و اصول فقہ کا نقشہ بنادیا

یعقوب مرتضٰی کوئی عالی حسب نسب
کوئی علی، حسین کوئی، کوئی روح رب

تھا زین العابدین کوئی باقر الملقب
سلمان قاری کوئی علامۂ عرب

ہر اک فقیہ قلعہ اسلام بن گیا
ہر مجتہد رسالہ احکام بن گیا

شاعر بھی ہے ادیب بھی ہے مجتہد مرا
نقاد بھی حکیم بھی سیاس بھی ہوا

ماہر ہے یہ علوم جدید وقدیم کا
تاریخ داں محدث فرمان مصطفٰے

سرچشمہ علوم ہے سینہ فقیہ کا

طوفاں میں بھی چلا ہے سفینہ فقیہ کا

ہر ایک اجتہاد کا مسلک ہے جعفری منہاج فقہیات کا منبع ہے موسوی
فتوے میں ہے رضائے محمد کی پیروی کرتے ہیں مجتہد کی مدد حضرت تقی

عہد نقی میں بھی نہیں عنقا ہوا فقیہ
دور حسن سے تابہ ابد ہے مرافقیہ

کچھ باغیان علم ہیں نوکر یہود کے ہجو فقیہ اور شاگرد یہود کے
کلمہ میں رہ کے پیتے ہیں ساغر یہود کے پاؤنڈ ہیں نصاریٰ کے ڈالر یہود کے

کعبہ میں جسم، روح ہے کاخ سفید میں
آزادی ضمیر بھی ہے رہی کی قید میں

کرتے ہیں اجتہاد کہ باطل ہے اجتہاد کیا طُرفہ کذب ہے کیا ہے حسیں تضاد
ہے ادعائے علم بھی اور علم سے عناد ٹوٹے گا ایک دن یہ ترا خامہ فساد

دنیائے ظلم وجور کو بھردے گا عدل سے
مظلوم کے لہو کا عوض لے گا عدل سے

نافذ رہے گا حکم حضور امام تک یہ سلسلہ رہے گا ظہور امام ہے
جاتے ہیں پوچھنے کو قبور امام تک ہے ان کا دخل باب قصور امام تک

عابد ہمیشہ کھلتے رہیں در علوم کے
تاحشر ابلیں چشمہ جعفر علوم کے

❁❁❁❁❁